میزان
جاوید احمد غامدی

ایمانیات

(۱۹)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

مقامات

انسان اس دن کی حاضری کے لیے جن مراحل سے گزرتا ہے، اور اس کے بعد جن مقامات پر ٹھیرایا جائے گا، اس کی تفصیلات بھی قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ وہ کشاں کشاں اسی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس سفر کا پہلا مرحلہ موت ہے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کے بعد یہ مرحلہ ہر انسان پر لازماً آتا ہے۔ اس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: 'کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ'[99] (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے)۔ یہ صبح آ سکتی ہے، شام آ سکتی ہے، انسان اپنی پیدایش سے پہلے اور پیدا ہوتے ہی اس سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔ بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں یہ جس وقت چاہے، آ جاتی ہے اور ہر شخص کو چار و نا چار اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اس کی حقیقت قرآن میں یہ بیان ہوئی ہے کہ انسان کی اصل شخصیت کو، جسے قرآن میں نفس سے تعبیر کیا گیا ہے اور جو اس کی حیوانی زندگی سے الگ ایک مستقل وجود ہے، اس کے جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان کو پہلی مرتبہ بھی یہ شخصیت اس کے حیوانی وجود کے ارتقا کے مختلف مراحل سے گزر کر پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد دی گئی تھی اور اب بھی استقرار حمل کے کم و بیش ۱۲۰ دن بعد یہ اسی وقت دی جاتی ہے[100]۔ موت اسی شخصیت کو جسم سے الگ کرنے کا نام ہے۔ اس کے لیے

۹۹؎ آل عمران ۳: ۱۸۵۔

ایک خاص فرشتہ مقرر ہے جس کے ماتحت فرشتوں کا ایک پورا عملہ ہے[۱۰۰]۔ وہ آ کر باقاعدہ اس کو ٹھیک اسی طرح وصول کرتا ہے، جس طرح ایک سرکاری امین کسی چیز کو اپنے قبضے میں لیتا ہے:

قُلْ: يَتَوَفّٰكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ، ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ. (السجدہ ۳۲:۱۱)

''ان سے کہو، تمھیں وہ فرشتہ ہی قبض کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

اس موقع پر جو معاملہ انسان کے ساتھ کیا جاتا ہے، اس کا ذکر بھی قرآن میں ہوا ہے۔ انبیا علیہم السلام کی طرف سے اتمام حجت کے بعد ان کے منکرین کی روحیں فرشتے انھیں مارتے ہوئے قبض کرتے ہیں اور موت کے وقت ہی بتا دیتے ہیں کہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے اب ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے:

وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ، وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ، ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ. (الانفال ۸:۵۰-۵۱)

''اور اگر تم دیکھتے، جب فرشتے اِن منکروں کی روحیں ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے قبض کرتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) لو اب چکھو آگ کے عذاب کا مزہ۔ یہ تمھارے اپنے ہی ہاتھوں کے کرتوت کی سزا ہے اور (جان لو کہ) اللہ اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔''

دوسری طرف جو لوگ رسولوں پر ایمان لاتے اور کفر و شرک اور ظلم و عدوان کی ہر آلایش سے بالکل پاک ہوتے ہیں، انھیں فرشتے سلام بجا لاتے اور جنت کی بشارت دیتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ، طَيِّبِيْنَ، يَقُوْلُوْنَ: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (النحل ۱۶:۳۲)

''اُن کو، جن کی روحیں فرشتے پاکیزگی کی حالت میں قبض کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو، جاؤ جنت میں اپنے اعمال کے صلے میں۔''

اس کے بعد وہ مقامات ہیں جنھیں برزخ، محشر، دوزخ اور جنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان کے جو احوال قرآن میں مذکور ہیں، وہ اسی ترتیب کے ساتھ ہم یہاں بیان کریں گے۔

۱۰۰؎ السجدہ ۳۲:۶-۹۔ المومنون ۲۳:۱۲-۱۴۔ ترمذی، رقم ۲۱۳۷۔

۱۰۱؎ النساء ۴:۹۷۔ الانعام ۶:۹۳۔ النحل ۱۶:۲۸۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

یہ فارسی لفظ 'پردہ' کا معرب ہے اور اس حد فاصل کے لیے استعمال ہوا ہے، جہاں مرنے والے قیامت تک رہیں گے۔ یہ گویا ایک روک ہے جو انھیں واپس آنے نہیں دیتی: 'مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ'[102] (ان کے آگے ایک پردہ ہے اُس دن تک کے لیے، جب وہ اٹھائے جائیں گے)۔ عالم برزخ کی اصطلاح اسی سے وجود میں آئی ہے۔ روایتوں میں 'قبر' کا لفظ مجازاً اسی عالم کے لیے بولا گیا ہے۔ اس میں انسان زندہ ہوگا، لیکن یہ زندگی جسم کے بغیر ہوگی اور روح کے شعور، احساس اور مشاہدات و تجربات کی کیفیت اس زندگی میں کم و بیش وہی ہوگی جو خواب کی حالت میں ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ صور قیامت سے یہ خواب ٹوٹ جائے گا اور مجرمین اپنے آپ کو یکا یک میدان حشر میں جسم و روح کے ساتھ زندہ پا کر کہیں گے: 'يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا'[103] (ہائے ہماری بدبختی، یہ ہماری خواب گاہوں سے ہمیں کون اٹھا لایا ہے)۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کا معاملہ بالکل واضح ہوگا، خواہ وہ درجۂ کمال میں وفاداری کا حق ادا کرنے والے ہوں یا سرکشی اور تکبر سے جھٹلانے والے اور کھلے نافرمان، ان کے لیے ایک نوعیت کا عذاب و ثواب اسی عالم سے شروع ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سے حساب پوچھنے اور ان کے خیر و شر کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

پہلی صورت کی مثال وہ صحابۂ کرام ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کی اور اپنے مقدس خون شہادت سے کشت حق کو سیراب کیا۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ وہ زندہ ہیں، اگرچہ تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے اور اپنے پروردگار کی عنایتوں سے بہرہ یاب ہو رہے ہیں:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا، بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ، يُرْزَقُوْنَ، فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ، وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ، وَفَضْلٍ، وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

''(اس جنگ میں) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں، انھیں ہرگز مردہ خیال نہ کرو۔ (وہ مردہ نہیں)، بلکہ اپنے پروردگار کے حضور میں زندہ ہیں، اُنھیں روزی مل رہی ہے۔ اللہ نے جو کچھ اپنے فضل میں سے انھیں عطا فرمایا ہے، اُس پر شاداں و فرحاں، اُن کے پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو لوگ ابھی اُن سے نہیں ملے، اُن کے بارے میں بشارت حاصل کرتے ہوئے

102؎ المومنون ۲۳: ۱۰۰۔

103؎ یٰس ۳۶: ۵۲۔

(آل عمران ۳:۱۶۹-۱۷۱)

کہ (خدا کی اِس ابدی بادشاہی میں) اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ کبھی غم زدہ ہوں گے، اللہ کی نعمتوں اور اُس کے فضل سے خوش وقت اور اس بات سے کہ ایمان والوں کے اجر کو اللہ کبھی ضائع نہ کرے گا۔''

دوسری صورت کی مثال فرعون اور اس کے اتباع ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے اتمام حجت کے بعد بھی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوئے۔ چنانچہ اپنے اس جرم کی پاداش میں دنیا میں بھی عذاب سے دوچار ہوئے اور عالم برزخ میں بھی صبح وشام انھیں دوزخ کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے:

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ، اَلنَّارُ یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا، وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ، اَدۡخِلُوۡٓا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ. (المومن ۴۰:۴۵-۴۶)

''اور فرعون کے ساتھی بدترین عذاب کے پھیر میں آ گئے، دوزخ کی آگ ہے جس پر صبح وشام وہ پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت ہوگی، حکم دیا جائے گا کہ آل فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کرو۔''

روایتوں میں قبر کے جس عذاب وثواب کا ذکر ہوا ہے، وہ یہی ہے۔[۱۰۴] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید بتایا ہے کہ آپ کی بعثت جن لوگوں میں ہوئی، اُن کے لیے اس کی ابتدا اس سوال سے ہوگی کہ وہ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔[۱۰۵] اس کی وجہ بھی بالکل واضح ہے۔ اپنی بعثت کے بعد رسول ہی اپنی قوم کے لیے حق و باطل میں امتیاز کا واحد ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس پر ایمان کے بعد پھر کسی سے اور کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

محشر

اس سے اگلا مقام محشر ہے۔ قرآن کا بیان ہے کہ دوسری مرتبہ نفخ صور کے بعد تمام وہ انسان جو آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت تک پیدا ہوئے تھے، از سر نو زندہ کیے جائیں گے۔ اسی کا نام قرآن کی زبان میں حشر ہے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ زلزلۂ قیامت کے بعد ایک نئی زمین وجود میں آئے گی۔ یہ اسی پر برپا ہوگا۔ اس میں جو معاملات پیش آنے والے ہیں، ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

۱۔ تمام انسان زندہ ہو کر قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ یہ زندگی روح وجسم کے ساتھ ہوگی۔ قرآن میں اسی کو

۱۰۴؎ بخاری، رقم ۱۳۷۹۔ مسلم، رقم ۲۸۶۶۔

۱۰۵؎ بخاری، رقم ۱۳۷۴۔ مسلم، رقم ۲۸۷۵۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

دوسری مرتبہ کی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے[106]۔ اس میں انسان کے دنیوی جسم کو ایک ایسے جسم میں تبدیل کر دیا جائے گا جو خدا کی ابدی بادشاہی میں نعمت و نقمت کی ہر حالت میں رہنے کے لیے موزوں ہوگا، لیکن ٹھیک اسی شخصیت کے ساتھ جس کے ساتھ وہ آج زندہ ہے:

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ، فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ. (یٰسٓ ۳۶:۵۱)

''اور صور پھونکا جائے گا تو یکایک وہ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل پڑیں گے۔''

وَقَالُوْا: ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا، ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا؟ قُلْ: كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا، اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ، فَسَیَقُوْلُوْنَ: مَنْ یُّعِیْدُنَا؟ قُلِ: الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ، وَیَقُوْلُوْنَ: مَتٰی هُوَ؟ قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا. (بنی اسرائیل ۱۷:۴۹-۵۱)

''اور یہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈیاں ہوں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو از سر نو اٹھائے جائیں گے؟ کہہ دو کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور چیز جو تمھارے خیال میں ان سے بھی سخت ہو، (پھر بھی تم اکٹھے ہو کر رہو گے)۔ پھر کہیں گے کہ ہمیں کون پلٹا کر لائے گا؟ کہہ دو کہ وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔ اس پر وہ تمھارے آگے سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ یہ کب ہوگا؟ کہہ دو، عجب نہیں، اس کا وقت قریب ہی آ پہنچا ہو۔''

۲۔ انسان کی قوتیں اور صلاحیتیں اس اعادۂ خلق کے نتیجے میں نہایت غیر معمولی ہو جائیں گی، یہاں تک کہ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے وہ جس شخص کو چاہے گا، دیکھ لے گا، اگرچہ وہ کتنا ہی دور ہو اور اس سے بات بھی کر لے گا۔ چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک جنتی جب دنیا میں اپنے ایک ساتھی کو یاد کرے گا تو وہیں بیٹھے ہوئے جہنم کی گہرائی میں بھی اس کو دیکھ لینے میں اسے کوئی دقت نہ ہوگی:

قَالَ: هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ؟ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ. قَالَ: تَاللّٰهِ، اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ، وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ، لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ. (الصّٰفّٰت ۳۷:۵۴-۵۷)

''وہ کہے گا: ذرا جھانک کر دیکھو تو سہی۔ یہ کہہ کر جونہی وہ جھکے گا تو اسے جہنم کے بیچ میں دیکھ لے گا۔ (پھر) کہے گا: خدا کی قسم، تم تو مجھے تباہ ہی کر دینے والے تھے۔ میرے پروردگار کی عنایت شامل حال نہ ہوتی تو میں بھی آج انھی لوگوں میں ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔''

---

[106] المومن ۴۰:۱۱۔

www.javedahmadghamidi.com www.ghamidi.net

۳۔ یہ ایک نیا عالم ہوگا جس کی زمین پروردگار کے نور سے روشن ہوگی۔ اس کا جلال روبرو ہوگا اور فرشتے اس کے عرش کا حلقہ کیے ہوئے ہوں گے۔ ہر چیز خدا کی حمد کرے گی، یہاں تک کہ مجرم بھی اس کے حضور میں حمد و ثنا کرتے ہوئے پہنچیں گے:

ثُمَّ نُفِخَ فِيۡهِ اُخۡرٰى، فَاِذَا هُمۡ قِيَامٌ يَّنۡظُرُوۡنَ، وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّهَا. (الزمر ۳۹: ۶۸-۶۹)

’’پھر دوسری مرتبہ وہی صور پھونکا جائے گا تو یکایک وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے اور زمین اس دن اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی۔‘‘

يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ، وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا. (بنی اسرائیل ۱۷: ۵۲)

’’وہ تمھیں پکارے گا تو اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے تم اس کے حکم کی تعمیل کرو گے اور تمھارا گمان یہ ہوگا کہ تم بس تھوڑی ہی مدت رہے ہو۔‘‘

وَتَرَى الۡمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ، يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ، وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ، وَقِيۡلَ: الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ. (الزمر ۳۹: ۷۵)

’’اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش الٰہی کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے پروردگار کی حمد اور تسبیح کر رہے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور پکارا جائے گا کہ شکر کا سزاوار اللہ ہے، جہانوں کا پروردگار۔‘‘

۴۔ زمین و آسمان اس روز خدا کی مٹھی میں ہوں گے۔ دنیا میں جو لوگ قیامت کے منکر رہے، ان کے لیے یہ ایک ایسا دن ہوگا جس کی سختی بچوں کو بوڑھا کر دے گی:

وَالۡاَرۡضُ جَمِيۡعًا قَبۡضَتُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ، وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِيّٰتٌۢ بِيَمِيۡنِهٖ، سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ. (الزمر ۳۹: ۶۷)

’’قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان بھی اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک اور برتر ہے اُن چیزوں سے جنھیں یہ شریک ٹھیراتے ہیں۔‘‘

فَكَيۡفَ تَتَّقُوۡنَ، اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِيۡبًا، السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ، كَانَ وَعۡدُهٗ مَفۡعُوۡلًا. (المزمل ۷۳: ۱۷-۱۸)

’’اس لیے اگر تم نہیں مانو گے تو اُس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ آسمان اس کے بوجھ سے پھٹا پڑ رہا ہے اور خدا کا وعدہ شدنی ہے۔‘‘

لوگوں کے اعمال ان کے چہروں سے نمایاں ہوں گے۔ ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔ نہ بھائی اپنے بھائی کی فریاد سنے گا، نہ بیٹا ماں باپ کی دہائی پر کان دھرے گا، نہ بیوی بچوں کا کوئی پوچھنے والا ہوگا:

فَاِذَا جَآءَ تِ الصَّآخَّةُ، يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ، وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ، وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ، وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ، ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ، وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ، تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ.

(عبس ۸۰: ۳۳-۴۲)

''اِس لیے جب وہ کانوں کو بہرا کر دینے والی آئے گی (تو اِن سے پوچھو کہ پھر یہ کدھر جائیں گے)؟ اُس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے (بھاگے گا)۔ اُس دن ہر شخص کو اپنی پڑی ہوگی۔ کتنے چہرے اس دن روشن ہوں گے، ہنستے ہوئے، ہشاش بشاش، اور کتنے چہرے ہوں گے کہ اُن پر اُس دن خاک اڑتی ہوگی، سیاہی چھا رہی ہوگی۔ یہی کافر، یہی نافرمان ہوں گے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اس دن کی حاضری کے لیے مجرموں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔ اپنے جن پیشواؤں کی پیروی وہ دنیا میں کرتے رہے، وہی ان کی قیادت کریں گے۔ وہ چہروں سے پہچانے جائیں گے اور قبروں سے اٹھا کر اس طرح لائے جائیں گے کہ ایک فرشتہ پیچھے سے ہانک رہا ہوگا اور ایک گواہی دینے کے لیے ساتھ ہوگا۔ ان کی فضیحت کے لیے انھیں سجدہ کرنے کے لیے کہا جائے گا، مگر نہ کر سکیں گے:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ، بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ، فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ.

(الرحمٰن ۵۵: ۴۱-۴۲)

''مجرم اپنی علامتوں سے پہچان لیے جائیں گے۔ پھر پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے (اور دوزخ میں پھینک دیے جائیں گے)۔ اس وقت تم اپنے رب کی کن کن شانوں کو جھٹلاؤ گے۔''

فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ، وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ، يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ، وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ.

(ہود ۱۱: ۹۷-۹۸)

''لیکن اُنھوں نے فرعون کی بات مانی، دراں حالیکہ فرعون کی بات کچھ راستی کی بات نہ تھی۔ قیامت کے روز وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور اپنی پیشوائی میں انھیں جہنم کی طرف لے جائے گا۔ کیسی بدتر جگہ ہے پہنچنے کی، جہاں یہ پہنچیں گے!''

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ، ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ. وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ.

(ق ۵۰: ۲۰-۲۱)

''اور صور پھونکا جائے گا۔ وہ ہماری وعید کے ظاہر ہونے کا دن ہوگا۔ اور ہر شخص اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہوگا اور ایک

گواہی دینے والا۔''

یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ، وَّیُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ، فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ، خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ، تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ، وَقَدۡ كَانُوۡا یُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ، وَهُمۡ سٰلِمُوۡنَ. (القلم ۶۸: ۴۲-۴۳)

''یہ اُس دن کو یاد رکھیں، جب بڑی ہلچل پڑے گی اور یہ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے۔ اِن کی آنکھیں جھکی ہوں گی، ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ (یہ ظالم، ان کی کمر تختہ ہو گئی)، یہ اُس وقت بھی سجدے کے لیے بلائے جاتے تھے، جب یہ بھلے چنگے تھے۔''

۵۔ تمام نوع انسانی اس روز تین گروہوں میں بانٹ دی جائے گی: ایک حق کے لیے سبقت کرنے والے، دوسرے عام صالحین جن کا نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تیسرے وہ مجرم جن کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور پیچھے ہی سے ان کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں پکڑا دیا جائے گا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وَكُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً، فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ، مَا اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ! وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ، مَا اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ! وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ، اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ. (الواقعہ ۵۶: ۷-۱۱)

''اور تم لوگ اُس وقت تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے: دائیں والے، سو دائیں والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا! اور بائیں والے، تو بائیں والوں (کی بدنصیبی) کا کیا ٹھکانا! اور سبقت کرنے والے تو پھر سبقت کرنے والے ہی ہیں۔ وہی تو مقرب لوگ ہیں۔''

وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ، فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا، وَّیَصۡلٰی سَعِیۡرًا. (الانشقاق ۸۴: ۱۰-۱۲)

''اور جس کا نامۂ اعمال اس کے پیچھے ہی سے (اُس کے بندھے ہوئے ہاتھوں میں) پکڑا دیا جائے گا، وہ موت کی دہائی دے گا اور دوزخ میں جا پڑے گا۔''

۶۔ لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کھول دی جائے گی۔ وہ احتساب کے لیے پیش ہوں گے تو ہر چیز پورے انصاف کے ساتھ اور اپنے وزن کے مطابق سامنے آئے گی۔ اس موقع پر کوئی خرید و فروخت نہ ہو گی، کسی کی دوستی کام نہ آئے گی، کوئی معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا، کوئی شفاعت نفع نہ دے گی۔ کسی کے ساتھ کوئی ظلم نہ ہو گا۔ ہر چیز بالکل آخری درجے میں واضح ہو جائے گی:

اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِیۡعًا، فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ. (المائدہ ۵: ۴۸)

''اللہ ہی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے۔ پھر وہ تمھیں اُس چیز سے آگاہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے

رہے ہو۔‘‘

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ، فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا، وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا، وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ. (الانبیاء ۲۱: ۴۷)

’’اور قیامت کے دن ہم عدل کی میزان قائم کریں گے تو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر کسی کا رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ عمل ہو گا تو ہم اُسے سامنے لے آئیں گے اور حساب کے لیے ہم کافی ہیں۔‘‘

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ، وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ، وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ. (البقرہ ۲: ۴۸)

’’اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگوں کو کوئی مدد ہی ملے گی۔‘‘

۷۔ اتمام حجت کے لیے گواہ پیش کیے جائیں گے۔ انبیا علیہم السلام بھی گواہی کے لیے بلائے جائیں گے۔ لوگوں کی زبانیں، ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھیں اور جسم کے رونگٹے تک گواہی دیں گے۔ اس کے بعد فیصلہ سنا دیا جائے گا:

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا، وَوُضِعَ الْكِتٰبُ، وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ، وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ، وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. (الزمر ۳۹: ۶۸-۶۹)

’’اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور عمل کا دفتر رکھ دیا جائے گا اور سب پیغمبر بلائے جائیں گے اور وہ بھی جو شہادت کے منصب پر فائز کیے گئے اور لوگوں کے درمیان بالکل حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا، اِس طرح کہ اُن پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔‘‘

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (النور ۲۴: ۲۴)

’’اُس دن جب اُن کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔‘‘

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. (حٰم السجدہ ۴۱: ۲۰-۲۱)

’’یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس حاضر ہو جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کرتے رہے ہیں۔ اور وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ جواب دیں گی: ہمیں اسی اللہ نے گویا کر دیا جس نے ہر چیز کو گویا کیا ہے۔ اور اس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اور اب اُس کی طرف لوٹائے جا رہے ہو۔‘‘

۸۔ یہی موقع ہے، جب مشرکین کے معبودان کو جھوٹا قرار دیں گے، پیشوا اپنے پیرووں سے لاتعلقی ظاہر کریں گے اور انسان کا ازلی دشمن شیطان اپنے پیچھے چلنے والوں کو ملزم ٹھیرا کر ان سے اظہار برأت کر دے گا:

وَاِذَا رَاَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا شُرَکَآءَ ہُمۡ، قَالُوۡا: رَبَّنَا، ہٰۤؤُلَآءِ شُرَکَآؤُنَا الَّذِیۡنَ کُنَّا نَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِکَ، فَاَلۡقَوۡا اِلَیۡہِمُ الۡقَوۡلَ، اِنَّکُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ. (النحل ۱۶: ۸۶)

’’اور جب وہ لوگ جنھوں نے (دنیا میں) شرک کیا ہے، اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے: پروردگار، یہی ہیں ہمارے وہ شریک جنھیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارتے تھے۔ اِس پر وہ اُن کی بات انھی پر پھینک ماریں گے کہ تم جھوٹے ہو۔‘‘

اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا، وَرَاَوُا الۡعَذَابَ، وَتَقَطَّعَتۡ بِہِمُ الۡاَسۡبَابُ. (البقرہ ۲: ۱۶۶)

’’اُس وقت جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اپنے پیرووں سے بے تعلقی ظاہر کر دیں گے اور عذاب سے دوچار ہوں گے اور اُن کے تعلقات یک قلم ٹوٹ جائیں گے۔‘‘

وَقَالَ الشَّیۡطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الۡاَمۡرُ: اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ وَوَعَدۡتُّکُمۡ فَاَخۡلَفۡتُکُمۡ وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُکُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِیۡ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ وَلُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ مَّاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِکُمۡ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِیَّ اِنِّیۡ کَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَکۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ. (ابراہیم ۱۴: ۲۲)

’’اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا، اور میں نے جتنے وعدے کیے، ان میں سے کوئی بھی پورا نہیں کیا۔ اور مجھے تم پر کوئی زور نہیں تھا۔ میں نے یہی کیا کہ تمھیں دعوت دی اور تم نے میری اس دعوت پر لبیک کہا۔ اب مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ یہاں نہ میں تمھاری فریاد رسی کر سکتا ہوں، نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ تم نے جو مجھے شریک بنایا تھا، اُس کا میں پہلے سے انکار کر چکا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس طرح کے ظالم ہی ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

دوزخ

یہ مجرموں کے لیے سزا اور تزکیہ و تطہیر کی جگہ ہے۔ اس کے متعدد نام قرآن میں آئے ہیں۔ کسی جگہ اسے ’جہنم‘ کہا گیا ہے، کہیں ’سقر‘ اور کسی جگہ ’السعیر‘، ’النار‘ اور ’النار الکبریٰ‘ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ بدترین جائے قرار

ہے[107]۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر دروازے کے لیے مجرموں کا ایک حصہ مقرر ہوگا[108]۔ قرآن نے جن چیزوں کو اصلی مہلکات قرار دیا ہے، وہ اگر شمار کی جائیں تو سات عنوانات کے تحت آ جاتی ہیں[109]۔ شیطان انھی میں سے کسی ایک میں یا سب میں مبتلا کر کے لوگوں کو جہنم کے راستے پر ڈالتا ہے۔ یہ درجہ بندی غالباً انھی مہلکات کے لحاظ سے ہوگی۔ اس سے جہنم کی وسعت کا بھی کچھ اندازہ کرانا پیش نظر ہے کہ یہ ایسی وسیع ہوگی کہ اس کے سات دروازے ہوں گے جن سے جہنمیوں کے گروہ ان کے جرائم کے لحاظ سے الگ الگ داخل کیے جائیں گے۔ نیز فرمایا ہے کہ اس کی نگرانی کے لیے اس پر انیس فرشتے مقرر رہوں گے:

وَمَآ اَدۡرٰکَ مَا سَقَرُ، لَا تُبۡقِیۡ وَلَا تَذَرُ، لَوَّاحَۃٌ لِّلۡبَشَرِ، عَلَیۡھَا تِسۡعَۃَ عَشَرَ. (المدثر ۷۴: ۲۷-۳۰)

''اور تم کیا سمجھے کہ دوزخ کیا ہے؟ وہ نہ ترس کھائے گی، نہ چھوڑے گی، چمڑی جھلس دینے والی۔ اس پر انیس مقرر ہیں۔''

قرآن مجید میں یہ بات جگہ جگہ بیان کی گئی ہے کہ جانتے بوجھتے کفر و شرک کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے دائمی عذاب ہے۔ اسی طرح کوئی مسلمان اگر عمداً کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کے لیے بھی یہی سزا بیان ہوئی ہے۔ قانون وراثت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو بھی اسی کی وعید فرمائی گئی ہے۔ یہی معاملہ بعض دوسرے کبائر کے مرتکبین کا بھی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ دوزخ میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو اپنے گناہوں کی سزا بھگت لینے کے بعد اس سے نکال لیے جائیں گے، لیکن قرآن کی ان تصریحات سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے مجرموں کی تعذیب کے لیے دوزخ ہمیشہ قائم رکھی جائے گی۔ اس کے باوجود یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ایک دن اس کی بساط لپیٹ دی جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا عذاب وعدہ نہیں، بلکہ وعید ہے اور عالم کا پروردگار یہ حق یقیناً رکھتا ہے کہ اپنی رحمت سے ان مجرموں کی سزا میں تخفیف کرے یا خاک اور راکھ بنا کر ہمیشہ کے لیے اسی جہنم کی مٹی میں دفن کر دے:

فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا فَفِی النَّارِ، لَھُمۡ فِیۡھَا زَفِیۡرٌ وَّشَھِیۡقٌ، خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ، اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ، اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ

''پھر جو بدبخت ہوں گے، وہ دوزخ میں پڑیں گے، اس میں وہ گدھوں کی طرح چیخیں اور چلائیں گے اور اسی میں پڑے رہیں گے، جب تک (اُس عالم کے)

۱۰۷؎ البقرہ ۲: ۱۲۶، ۲۰۶۔ آل عمران ۳: ۱۵۱۔ ابراہیم ۱۴: ۲۹۔

۱۰۸؎ الحجر ۱۵: ۴۴۔

۱۰۹؎ بنی اسرائیل ۱۷: ۲۲-۳۹۔

لِّمَا يُرِيْدُ. (ہود ۱۱: ۱۰۶-۱۰۷) زمین و آسمان قائم ہیں، مگر جو تیرا پروردگار چاہے۔
بے شک، تیرا پروردگار جو چاہے، کر گزرنے والا ہے۔''

اس میں جو روحانی اور جسمانی سزائیں مجرموں کو دی جائیں گی، وہ بھی قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ اس میں آگ کا عذاب ہوگا۔[110] یہ آگ چہروں کو جھلس دے گی،[111] صورتیں بگاڑ دے گی،[112] کھال ادھیڑ دے گی،[113] دلوں تک پہنچے گی۔[114] اس کے شعلے محلوں سے اونچے ہوں گے؛[115] اس میں نہ موت آئے گی، نہ چین نصیب ہوگا؛[116] پینے کے لیے ایسا گرم پانی دیا جائے گا جو آنتوں کے ٹکڑے کر دے گا؛[117] یہی پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا؛[118] انھیں زخموں کا دھوون اور پیپ پلائی جائے گی؛[119] کھانے کے لیے خاردار جھاڑیاں اور زقوم کا درخت ہوگا، تیل کے تلچھٹ کی طرح جو پیٹ میں اس طرح کھولے گا، جس طرح گرم پانی کھولتا ہے؛[120] اس سے نہ طاقت آئے گی، نہ بھوک مٹے گی؛[121] آگ کا لباس ہوگا؛[122] گلے میں طوق اور پاؤں میں زنجیریں ہوں گی؛[123] ہر چیز حسرت بن جائے گی۔[124] سب سے بڑھ کر یہ کہ مجرم اس میں

۱۱۰؎ الحج ۲۲: ۹۔

۱۱۱؎ المدثر ۷۴: ۲۹۔

۱۱۲؎ المومنون ۲۳: ۱۰۴۔

۱۱۳؎ المعارج ۷۰: ۱۶۔

۱۱۴؎ الھمزہ ۱۰۴: ۶-۷۔

۱۱۵؎ المرسلات ۷۷: ۳۲۔

۱۱۶؎ فاطر ۳۵: ۳۶۔ الاعلیٰ ۸۷: ۱۲-۱۳۔

۱۱۷؎ محمد ۴۷: ۱۵۔

۱۱۸؎ الحج ۲۲: ۱۹۔

۱۱۹؎ الحاقہ ۶۹: ۳۶-۳۷۔ النبا ۷۸: ۲۴-۲۵۔

۱۲۰؎ الغاشیہ ۸۸: ۶۔ الدخان ۴۴: ۴۳-۴۶۔

۱۲۱؎ الغاشیہ ۸۸: ۷۔

۱۲۲؎ الحج ۲۲: ۱۹۔

۱۲۳؎ المومن ۴۰: ۷۱۔ الدھر ۷۶: ۴۔

۱۲۴؎ مریم ۱۹: ۳۹۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اللہ تعالیٰ کے جلوے اور اس کی نگاہ التفات سے محروم ہوں[۱۲۵] گے، وہ ان میں سے بعض مجرموں کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا:[۱۲۶]

اِنَّ جَھَنَّمَ کَانَتْ مِرْصَادًا، لِّلطَّاغِیْنَ مَاٰبًا، لّٰبِثِیْنَ فِیْھَآ اَحْقَابًا، لَّا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا، اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا، جَزَآءً وِّفَاقًا، اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا، وَّکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا، وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ کِتٰبًا، فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا.

(النبا ۷۸: ۲۱-۳۰)

''بے شک جہنم گھات میں ہے، سرکشوں کا ٹھکانا۔ اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ اِس میں ٹھنڈک کا مزہ، نہ گرم پانی اور بہتی پیپ کے سوا پینے کی کوئی چیز ان کے لیے ہوگی۔ اِن کے عمل کے مطابق ان کا بدلہ۔ یہ کسی حساب کی توقع نہ رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو انھوں نے بے دریغ جھٹلا دیا تھا اور اِدھر (ان کی) ہر چیز ہم نے گن رکھی تھی۔ اِس لیے چکھو (اسے)، اب ہم تمھارے لیے عذاب ہی بڑھائیں گے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

جنت

یہ صالحین کی اقامت گاہ ہے۔ سیدنا مسیح علیہ السلام نے اسے آسمان کی بادشاہی سے تعبیر کیا ہے۔[۱۲۷] قرآن میں اس کے لیے 'روضة' (چمن)، 'فردوس' (باغ)، 'جنة النعیم' (نعمت کے باغ)، 'جنة الخلد' (بقاے دوام کا باغ)، 'جنٰت عدن' (ہمیشہ رہنے کے باغ) اور اسی طرح کے بعض دوسرے نام بھی آئے ہیں۔ یہ عیش دوام کی جگہ ہے، جہاں اس حیات دنیوی کے برخلاف زندگی کے ساتھ موت، لذت کے ساتھ الم، خوشی کے ساتھ غم، اطمینان کے ساتھ اضطراب، راحت کے ساتھ تکلیف اور نعمت کے ساتھ نقمت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اس کا آرام دائمی ہے، اس کی لذت بے انتہا ہے، اس کے شب و روز جاوداں ہیں، اس کی سلامتی ابدی ہے، اس کی مسرت غیر فانی ہے، اس کا جمال لازوال اور کمال بے نہایت ہے:

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا، فَفِی الْجَنَّةِ، خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ، عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ.

''اور رہے وہ جو نیک بخت ہیں تو وہ جنت میں ہوں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے، جب تک (اُس عالم کے) زمین و آسمان قائم ہیں، مگر جو تیرا پروردگار

۱۲۵؎ المطففین ۸۳: ۱۵۔

۱۲۶؎ آل عمران ۳: ۷۷۔

۱۲۷؎ متی ۵: ۱۹-۲۰، ۷: ۲۱۔

(ہود ۱۱: ۱۰۸)

چاہے۔ ایک ایسی بخشش کے طور پر جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔‘‘

اس فانی دنیا میں بھی انسان اس کی نعمتوں کو کسی حد تک تصور میں لا سکے، قرآن نے اس کے لیے بادشاہی کے اسباب ولوازم مستعار لیے ہیں۔ چنانچہ ہرے بھرے باغوں، بہتی نہروں، سرسبز وشاداب چمن زاروں، اونچے محلوں، زروجواہر کے برتنوں، زریں کمر غلاموں، سونے کے تختوں، اطلس وکمخواب کے لباسوں، بلوریں پیالوں، عیش وطرب کی مجلسوں اور مہ جبیں کنواریوں کا ذکر اسی مقصد سے کیا گیا ہے:

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا، حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا، وَّکَوَاعِبَ اَتْرَابًا، وَّکَاْسًا دِھَاقًا، لَّا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا، جَزَآءً مِّنْ رَّبِّکَ، عَطَآءً حِسَابًا. (النبا ۷۸: ۳۱-۳۶)

’’اہل تقویٰ کے لیے، البتہ اُس دن بڑی فیروزمندی ہے۔ (رہنے کے لیے) باغ اور (اِن میں کھانے کے لیے) انگور اور (دل بہلانے کے لیے) اٹھتی جوانیوں والی ہم سنیں، اور (اُن کی صحبت میں پینے کے لیے) چھلکتے جام۔ وہاں کوئی بیہودہ بات، کوئی بہتان وہ نہ سنیں گے۔ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے بدلہ ہوگا، بالکل اُن کے عمل کے حساب سے۔‘‘

فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ، وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا، وَجَزٰھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا، مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ، لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا، وَدَانِیَۃً عَلَیْھِمْ ظِلٰلُھَا، وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُھَا تَذْلِیْلًا، وَیُطَافُ عَلَیْھِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا، قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّۃٍ، قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا، وَیُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُھَا زَنْجَبِیْلًا، عَیْنًا فِیْھَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا، وَیَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ، اِذَا رَاَیْتَھُمْ حَسِبْتَھُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا، وَاِذَا رَاَیْتَ، ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا

’’تو اللہ نے اُنھیں اُس دنیا کی مصیبت سے بچا لیا اور تازگی اور سرور سے انھیں لا ملایا، اور انھوں نے جو صبر (اِس دنیا میں) کیا، اُس کے بدلے میں انھیں (رہنے کے لیے) بہشت اور (پہننے کے لیے) ریشمی پوشاک عطا فرمائی۔ وہ اُس میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ اُس میں دھوپ کی حدت دیکھیں گے، نہ سرما کی شدت۔ اور اُس کے درختوں کے سایے اُن پر جھکے ہوئے اور اُن کے خوشے بالکل ان کی دسترس میں ہوں گے۔ اور اُن کے سامنے چاندی کے برتن (اُن کے کھانے کے لیے) اور شیشے کے پیالے (اُن کے پینے کے لیے) گردش میں ہوں گے۔ (مگر) شیشے بھی چاندی کے، جنھیں اُن کے خدام نے

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

كَبِيْرًا، عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ، وَّاِسْتَبْرَقٌ، وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ، وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا، اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً، وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا. (الدھر ۷۶: ۱۱-۲۲)

(ہر خدمت کے لیے) نہایت موزوں اندازوں کے ساتھ سجا دیا ہے۔ (اس کے علاوہ) اُنھیں وہ شراب وہاں پلائی جائے گی جس میں آب زنجبیل کی ملونی ہو گی۔ یہ بھی اُس میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ اور اُن کی خدمت میں وہ لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، دوڑتے پھرتے ہوں گے۔ تم ان کو دیکھو گے تو یہی خیال کرو گے کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔ اور دیکھو گے تو جہاں دیکھو گے، وہاں بڑی نعمت، بڑی بادشاہی دیکھو گے۔ اِس طرح کہ اُن (اہل جنت) کی اوپر کی پوشاک ہی سبز ریشم اور دیبا و اطلس کی ہو گی۔ اور اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور (وہ اُس مقام پر پہنچے کہ) اُن کے پروردگار نے اُنھیں شراب طہور پلائی۔ بے شک، یہ تمھارے عمل کا صلہ ہے اور (تمھیں مبارک کہ) تمھاری سعی مشکور ہوئی۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اسی طرح فرمایا ہے کہ جنت کے لوگ جو چاہیں گے، ملے گا؛ جو مانگیں گے، پائیں گے۔[128] ان کے سینے حسد اور کینے اور بغض سے پاک کر دیے جائیں گے۔ وہ بھائیوں کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔[129] نہ وہاں سے نکالے جائیں گے، نہ کبھی اکتا کر نکلنا چاہیں گے اور نہ کسی آزار میں مبتلا ہوں گے۔[130] اس کی نعمتیں ہر دفعہ نئے حسن، نئی لذت اور نئے ذائقے کے ساتھ سامنے آئیں گی۔ ایک ہی پھل جب بار بار کھانے کے لیے دیا جائے گا تو ہر مرتبہ لذت، حسن اور ذائقے کی ایک نئی دنیا اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔[131] ہر طرف پاکیزگی، ہر طرف نزاہت[132]۔ نہ ماضی کا

۱۲۸؎ حٰم السجدہ ۴۱: ۳۱۔ الزخرف ۴۳: ۷۱۔ ق ۵۰: ۳۵۔

۱۲۹؎ الاعراف ۷: ۴۳۔ الحجر ۱۵: ۴۷۔

۱۳۰؎ الحجر ۱۵: ۴۸۔ الکہف ۱۸: ۱۰۸۔ فاطر ۳۵: ۳۴-۳۵۔

۱۳۱؎ البقرہ ۲: ۲۵۔

کوئی پچھتاوا، نہ مستقبل کا کوئی اندیشہ۔[133] پھر سب سے بڑھ کر خدا کی رضوان اور اس کے جواب میں اس کے بندوں کی طرف سے حمد و ثنا کے زمزمے اور تسبیح و تہلیل کا سرود سرمدی جس سے جنت کی فضائیں شب و روز معمور رہیں گی۔[134]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید وضاحت کی ہے کہ جنت میں رہنے والے کھائیں گے اور پییں گے، لیکن نہ تھوکیں گے، نہ بول و براز کی ضرورت محسوس کریں گے، نہ ناک سے رطوبت نکلے گی، نہ بلغم اور کھنکھار جیسی چیزیں ہوں گی۔ وہاں کے پسینے سے مشک کی خوشبو آئے گی۔ وہ ایسی نعمتوں میں رہیں گے کہ کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھیں گے۔ نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے، نہ جوانی زائل ہوگی۔ اس میں منادی پکارے گا کہ یہاں وہ صحت ہے جس کے ساتھ بیماری نہیں؛ وہ زندگی ہے جس کے ساتھ موت نہیں؛ وہ جوانی ہے جس کے ساتھ بڑھاپا نہیں۔ لوگوں کے چہرے اس میں چاند تاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔[135]

یہ تمام تصویریں ہمارے فہم کے لحاظ سے ہیں۔ ورنہ حقیقت کیا ہے؟ اس کی بہترین تعبیر وہی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمائی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے وہ کچھ مہیا کیا ہے جسے نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال کبھی گزرا ہے۔[136] یہی اسلوب قرآن میں بھی ہے:

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ، جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ. (السجدہ ۳۲: ۱۷)	”پھر کوئی نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے صلے میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے لیے پوشیدہ ہے۔“

---

[132] الواقعہ ۵۶: ۲۵۔

[133] البقرہ ۲: ۶۲، ۱۱۲، ۲۶۲، ۲۷۴، ۲۷۷۔

[134] التوبہ ۹: ۷۲۔ یونس ۱۰: ۱۰۔ مریم ۱۹: ۶۲۔ الحج ۲۲: ۲۴۔ الزمر ۳۹: ۷۳۔

[135] بخاری، رقم ۳۳۲۷۔ مسلم، رقم ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷۔

[136] بخاری، رقم ۳۲۴۴۔ مسلم، رقم ۲۸۲۴۔

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاتمہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کا جو کام میں نے ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۴۱۰ھ میں کسی وقت شروع کیا تھا، وہ آج سترہ سال بعد پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ یہ اس پورے دین کا بیان ہے جو خدا کے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے انسانیت کو دیا گیا۔ اسے فقہ و کلام اور فلسفہ و تصوف کی ہر آمیزش سے بالکل الگ کر کے بے کم و کاست اور خالص قرآن و سنت کی بنیاد پر اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے جو چیزیں روایتوں میں بیان ہوئی ہیں، وہ اس میں متابعات کی حیثیت سے آئی ہیں اور ان میں سے وہی قبول کی گئی ہیں جو محدثین کے نزدیک صحیح کے معیار پر پوری اترتی ہیں۔ اس سے کم تر درجے کی کوئی روایت اس میں شامل نہیں کی گئی۔

قرآن و سنت کی جو تعبیر اس کتاب میں پیش کی گئی ہے، اس تک پہنچنے کے لیے میں نے ہر اس رائے اور نقطۂ نظر کو اس کے اندر اتر کر سمجھنے کی کوشش کی ہے جو سلف و خلف کے علما سے نقل ہوا ہے۔ پھر جو کچھ قبول کیا ہے، اس کے حاملین کی قلت و کثرت یا کسی کے نام اور شخصیت کی بنا پر نہیں، بلکہ اس کے دلائل کی بنا پر قبول کیا ہے۔ امام فراہی اور استاذ امام امین احسن اصلاحی کے رشحات فکر اس کتاب کی بنیاد ہیں، لیکن ان میں سے بھی کوئی چیز اس لیے قبول نہیں کی گئی کہ وہ ان جلیل القدر علما نے کہی ہے۔ میں نے بارہا مہینوں غور کیا ہے اور یہ صرف دلائل کی صحت اور عدم صحت ہے جس کے پیش نظر اس کے رد و قبول کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ کئی مقامات ہیں، جہاں میرا نقطۂ نظر جس طرح دوسرے علما اور محققین کی آرا کے مطابق نہیں رہا، اسی طرح اپنے ان بزرگوں سے بھی بڑی حد تک مختلف ہو گیا ہے۔

تاہم یہ ایک انسان کا کام ہے جو کسی طرح غلطیوں سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ میں بار بار اسے دیکھتا اور اس میں ترمیم و اضافہ کرتا رہا ہوں۔ اس کے جو ابواب وقتاً فوقتاً شائع ہوئے ہیں، انھیں دیکھ کر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ زبان و

بیان، علم ونظر اور اخذ و استنباط کی کوئی غلطی اگر مجھ پر واضح ہوگئی ہے تو اگلے ایڈیشن میں بغیر کسی تردد کے میں نے اس کی اصلاح کر دی ہے۔ میں ہر وقت اس کے لیے تیار ہوں کہ آیندہ بھی اس کتاب کی جو غلطی مجھ پر واضح ہو جائے گی یا واضح کر دی جائے گی، ان شاء اللہ اس کی اصلاح کر دوں گا۔ میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ دین کے معاملے میں جانتے بوجھتے کوئی غلطی کروں یا کسی غلطی پر جما رہوں۔

اپنے پروردگار کی عنایتوں کے لیے اعتراف وتشکر کے ساتھ میں اس موقع پر برادرم شیخ افضال احمد کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے اس سارے عرصے میں مجھے معاشی جدوجہد سے بے نیاز کیے رکھا اور میری تمام ضروریات انتہائی محبت اور نہایت فراخ دلی کے ساتھ پوری کی ہیں۔ یہی معاملہ میری اہلیہ کا ہے۔ ان کا ایثار وتعاون نہ ہوتا تو گھر در کی الجھنوں کے ساتھ اس کام کو جمعیت خاطر کے ساتھ پورا کرنا آسان نہ تھا۔ میرے ذاتی معاملات کو دیکھنے میں برادرم شکیل الرحمٰن، برادرم ڈاکٹر منیر احمد، برادرم محمد انیس مفتی اور برادرم الطاف محمود کی محبت اور ان کا تعاون بھی ہر لحاظ سے شکریے کا مستحق ہے۔ پچھلے دو برسوں میں یہی حیثیت برادرم شاہد مولود اور برادرم عمران کریم نے حاصل کر لی ہے۔ میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح اپنے ان تلامذہ اور احباب کا بھی شکر گزار ہوں جن کے مشوروں اور تنقیدات سے مجھے اس کتاب کی خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملی ہے۔ ان میں جناب عمار خان ناصر، جناب معز امجد اور جناب طالب محسن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عزیزم شہزاد سلیم کے لیے بھی اظہار تشکر ضروری ہے جنھوں نے اس کی تکمیل کے ساتھ ہی اس کا انگریزی ترجمہ مکمل کر دیا ہے۔ اس کتاب کی طباعت کا اہتمام ''المورد'' کے شعبۂ تصنیف وتالیف میں عزیزم منظور الحسن اور ان کا عملہ کر رہا ہے۔ ان کا شکریہ بھی واجب ہے۔ وہ یہ کام جس محنت اور ذمہ داری کے ساتھ کر رہے ہیں، وہ ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے۔

یہ ایک طالب علم کا نتیجۂ فکر وتحقیق ہے اور اسی حیثیت سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سے اگر اس کے دین کی کوئی خدمت ہوئی ہے تو اسے قبول فرمائے اور میری مغفرت کا ذریعہ بنا دے۔ اب یہی تمنا باقی ہے۔ اس کے سوا ہر تمنا دل سے رخصت ہو چکی ہے:

منتظر ہوں تو فقط ان کی پزیرائی کا

المورد، لاہور

جمعہ ۲۷/ اپریل ۲۰۰۷ء

بمطابق ۹/ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

—— جاوید

www.javedahmadghamidi.com